© rasailojaraid.com

مسٹر بلنٹ کی رای موید تجویز اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶

(بقیہ عبارات صفحہ ۱۴۹ - کتاب مسٹر بلنٹ فیوچر آف اسلام)

اور معین پولٹیکل نظم و نسق اور ایک خاص اور معین وسعت جغرافیائی اوسکی وجود کی شرط مین داخل ہین اور علاوہ برین محمدیت ایک ایسی قوت ہی جو بلا ایکنو ہو نیکی نہین رہ سکتی - محمدیت یا تو دوست ہو کر رہیگی یا عدو ہو کر - آیندہ دس برس تک مسلمانون کے لئی کچھہ نہ کرنا گویا اُن سی مخالفت کا ٹہان لینا ہی - وہکی حالت مین بے پروائی اور بیخبری کی قبول کی قابلیت نہین ہی اور وہ ایسی نازک محل کے قریب ہوتی جاتی ہین کہ جہان کم سی کم اونکو دو باتون مین نہایت قوی اور مستحکم پولٹیکل حمایت کی ضرورت واقع ہو گی - خلافت کو دنیوی سلطنت کر کسی نہ کسی پیرایہ مین خواہ مخواہ قایم رہنی دینا پڑیگا گو وہ سلطنت بطور شہنشاہی کے نہو - اور اگر اس باب مین اور حج مکہ کو آزادی کے ساتھہ پہونچنی مین اونکی حفاظت و حمایت مین کچھہ بھی کمی ہوئی تو پھر یہہ دعوی کرنا فضول اور بے سود ہو گا کہ ہم اونکی اغراض اور تعلقات کی حمایت کرتے ہین یا آنکہ انکی ساتھہ اپنی فرایض سلطانی کا کوئی حصہ ادا کرتے ہین - یہہ دلیل نہین قایم ہو سکتی کہ اگر ہم مسلمانونکے ساتھہ پولٹیکل جسٹس (انصاف و معدلت) کرینگی تو ہندوستان کی قاعدہ مساوات مذہبی مین کچھہ خلل پڑیگا - پس بعد زوال شہنشاہی عثمانیہ کے (جب کبھی اوسکا وقوع ہو) انگلستان کا طریق عمل اسلام کی نسبت صاف کہلا ہوا اور معین نظر آتا ہی - خلافت کو جو اگرچہ پھر شہنشاہی نہ رہیگی لیکن تاہم ایک خود مختار سلطنت ہو گی - برٹش سایہ حمایت مین لے لینا ضرور ہو گا اور اُسکی پولٹیکل قیام و وجود کی علانیہ ذمہ داری کر لینی ہو گی کہ آیندہ پھر یورپ کا کوئی حملہ اسمین خلل اندازی نہ کرے

اور صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہی - حج کا انتظام بلا شبہہ ہماری فرایض کا ایک فوری اور ضروری حصہ ہے اور دنیای اسلامیہ مین ہماری دباؤ اور رسوخ قایم رکہنے کے لئی ایک مقدم شرط ہی - ہماری سخت غلطی ہے اگر ہم اسمین غفلت کرین باب اول مین جو مینی نقشہ شہنشاہی کیا ہی اوس سی معلوم ہوا ہو گا

---

۱۲ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ مین جو اس عبارات کا نمبر صفحہ ۲۴۹ اور اس سی پہلی عبارت کا نمبر صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۲ لکہا گیا ہی وہ غلط لکہا گیا صحیح سب مین بجای ۲۰۰ کے ۱۰۰ ہے - ۱۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ اب قریب قریب تمام حج عرب کو بذریعہ سفر بحری ہوتا ہی اور سب سی بڑا حصہ کسی قوم کی حاجیونکا جو عرب کو جاتا ہے برٹش ممالکات سی آتا ہی - اور بصفحہ نمبر ۱۵۵ لکھا ہے کہ بنسبت حج ایک نہایت ممتاز اور اور خیر خواہ مسلمان ہندوستان کی رائی کو نقل کرتا ہون جو حال مین اپنی ہم مذہبون کی دعاوی کہ گورنمنٹ ہند اس باب مین اپنی درباب حج اور دیگر امور مین اُنکی حمایت کرے پیش اوران پر بحث کر رہا تھا - اسلام مین مجددی اتفاق پیدا کرنے کی جو تدبیرین سلطان عبد الحمید کر رہے ہین اور جو بقول اُس مسلمان کی ہندوستان مین ہنوز زیادہ کارگر نہین ہوئی ہین - اُن تدبیرون کے تذکرہ مین وہ کہتا ہی کہ " لیکن مین یہہ بھی کہونگا کہ اس قسم کی خیالات کی پھیلانی مین یا اسلام مین اتحاد کی خواہش کو جوش اور ابھار دلانی مین سب سی بڑا اور نہایت قوی وسیلہ یہہ ہے کہ حاجیان مکہ کو رسالہ تقسیم کئی جائین - سالانہ حج مکہ زیادہ مذہبی آدمیون کو ہندوستان کی ہر حصہ سی کھینچ لاتا ہے اور جب حاجی لوگ سفر حج سی معاودت کرتے ہین تو انکی ساتھہ ایک خاص عزت اور ادب کا برتاؤ ہوتا ہے کہ اُن نئی خبرون اور مسایل کو پوچھین اور دریافت کرین کہ جو اُن مقدس شہرون مین ظاہر اور شایع ہوئی ہین - پس اُن اشتہار دینی والون کے لئے سب سی زیادہ موثر طریقہ یہی ہی کہ حاجیون کو اپنی قابو مین لاوین - مین اسکو موثر طریقہ کہتا ہون کیونکہ حاجی لوگ جو کہتی ہین اُسکا اثر مفصل کے دور ترین مواضع تک پہونچ جاتا ہی" بعد ازان یہہ لائق شخص اس تدبیر کو قطع کر دینی والی تدبیر بتاتا ہی اور اس بات پر زور دیتا ہی کہ "گورنمنٹ حاجیون کو جدہ پہونچانے کا کام اپنی سپردگی مین لے - اور ایک ہندوستانی شخص کو ایجنٹ مقرر کرے کہ حاجی لوگ جب تک اُس مقدس سرزمین مین رہین انکی اغراض اور تعلقات کی نگرانی کرتا رہے" بالآخر وہ یہہ کہتا ہی کہ "اگر یہہ انتظام جو مینی پیش کیا ہے عمل مین لایا جاوی تو اس سی انگلش گورنمنٹ تمام ہندوستان کی مسلمانون کی صرف خوشدلی اور رضامندی ہی نہ حاصل کریگی بلکہ حاجیون کے دل مین یہہ عمدہ خیال بھی گذرنے لگیگا کہ ہمپر ایک ایسی سلطنت کی رفاقت واجب ہے اور ایک ایسی سلطنت سے حمایت پانے کا ہم دعوی کر سکتے ہین جو علاوہ اوس سلطنت کے ہے جسکی ماتحت اہل عرب ہین (یعنے ترکی) - یہہ امداد اگر گورنمنٹ کی جانب سے کی جائے تو اُن

۴ اور اونکو دوست اور ہمسایہ اونسے ملنے کو آتے ہین اور اُن لوگون کے لئے یہہ امر طبعی ہوگا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تکلیفات کے مقابلہ مین جو حاجیون کو مکہ مین اور سفر مدینہ مین بوجہ بدانتظامی کے ہوتی ہین۔∴ دلون پر اسکا نہایت اثر پڑیگا۔ علاوہ برین عمل طور پر یہہ مدد جو گورنمنٹ کیطرف سی کیجایگی نہایت موثر طریقہ سی اوس اثر کو روکیگی جو داعظ لوگ حاجیون پر اس غرض سی قایم کرین کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری کی برخلاف اون مین ایک ابہار پیدا کرین۔ میری دانست مین اگر گورنمنٹ ہند کسی ایسی انتظام کی صرف خواہش کری تو وہ اپنا فایدہ آپ دکھا دیگا۔ مجھکو قطعی طور پر یقین ہی کہ ایسی انتظام سے حکومت برطانیہ یعنی انگریزی عملداری کی نسبت مسلمانون کی پولٹیکل خیالات پر اندازہ سی کہین زیادہ عمدہ اثر پڑیگا“۔ پس امید ہی کہ انگلستان بحض اپنی ہی اغراض او تعلقات پر نظر کرکے اینده صدی مین ہی یا اسیطرح کا طریق عمل اختیار کری اور اسکی ابتدا اسی صدی سی کردی۔ انگلستان بالضرور تسلیم کریگا کہ اسکی ایشیائی تعلقات اور اغراض یہہ ہین کہ ہندوستان اسلامیہ مین امن او اطمینان

∴ ان تکالیف کی تفصیل مولف نے اپنی کتاب (فیوچر آف اسلام) کے پہلے فصل مین کی ہی اسکا ایک پارہ کلام اسس مقام مین نقل کیاجاتا ہے۔ صفحہ ۱۴۲ کتاب مولف نے کہا ہے۔

”زایرکو یقیناً مسلسل خطرات اور پریشانیون کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اونکو خواہ مخواہ وہ مسلمان سلطنت کی بدنظمی کا نتیجہ تسلیم کرتا ہی جو ہین کہ اوسنی مقدس ساحل پر قدم رکہا مصایب نے اوسکو گہیر لیا افسران ترک اوسکو موندلیتی ہین تعصبات کے مذہبی سایل اوسکو دیوانہ بنا دیتی ہیر اور کہبی کہبی سلم کہلا قزاق لوگ اوسکو لوٹ لیتی ہین مذہبی حکومت مقامی اوسکی کچہہ فیصر یاد رسی نہین کرسکتی اور نہ کبہی محافظان اسرح جنہون نی اپنی دانست مین اپنی تئین حاکم شمار کیا ہے۔ صرف محصولون کے اداکرنیکا تقاضا کرنے مین مرد ہین۔ ہر قدم پر وہ بیچارہ لوٹا جاتا ہے اوسکو دہوکہ دیا جاتا ہے اور اونسے بدسلوکی ہوتی ہے بجائے ایک ایماندار عابد کے۔ حجازی مجاوران درگاہ اوسکو زیادہ تر ایک چالاک دنیادار نظر آتے ہین اور بالآخر وہ شخص سفر کعبہ سے زیادہ غمگین ہوکر اور بقول اہل ٹرپ زیادہ غلغلہ ہوکر پہرتا ہے۔ مین یہ نہین کہتا کہ وہ لوگون کے یہہ اقوال صحیح نہین لیکن اونکا اصل اسی اصول پر ہے اور وہ اسکی کامیابی پر نازان ہین۔ ہم لوگون نے ہندوستان مین نہایت بیپرواہی سے ان تمام باتون کو اتفاقات پر چہوڑ دیا ہے“۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادہر مصر مین خوشدلی اور رضامندی رہی اور ہر جگہ اسلام کی زیادہ تر انسانیت کے خیالات کی عمدگی کے ساتھہ افزونی ہوتی رہی پس یہہ باتین اوسکا اطمینان کے ساتھہ اور دنیاوی قوت حاصل ہو سکتی ہین جب وہ اوس حالت کو اختیار کرے جسکا نشان مسبب الاسباب نے بنا دیا ہے یعنی دنیای اسلامیہ کو ترقی کی راہ مین عمدہ اور بہتر باتون کی طرف لیجانے مین پیشوا بنجای یہہ خدمت بڑی جلیل الشان ہے اور اسی لایق ہے کہ انگلستان اسکو قبول کرلے اور انگلستان کو جو وسایل حاصل ہین وہ اس خدمت کو ادا کرنے کے لئے پورے طور سے کافی ہین۔ دنیای اسلامیہ کو اپنی پولٹیکل اور اخلاقی خطرات پر ایسا انبعاث ہوا ہے کہ کبھی اوسکی تاریخ مین ایسا انبعاث نہین ہوا اور وہ ایک ایسے پیشوا کے لئے عام اس سے کہ وہ کسی نام اور کسی قوم کا ہو چارون طرف دیکھہ رہی ہین جو اونکا مدد و معاون بنے۔ یہ کچھہ شبہہ نہین ہو سکتا کہ اگر ایسے وسیع اور عظیم الشان قوت کے منصب ہدایت کو انگلستان چھوڑ دیگا تو کوئی دوسرا الوالعزم ہمسایہ اس منصب کا طلبگار ہو جائیگا۔ ایشیا مین برٹش سلطنت پر تمام دنیا کو رشک و حسد ہے۔ اس سلطنت کی رونق اور کامیابی نے اپنے بہت سے دشمن بنا لئے ہین پس یقیناً وہ لوگ اسلام کی تنگ حالی کو اس سلطنت کے مقابلہ مین اپنے ہاتھہ کا ایک انجن بنالینگے۔ جس سلطنت پر مسلمانان ہند اپنے اغراض اور تعلقات کی حمایت واجب سمجھتے ہین جب وہ سلطنت بیخبری اور بے پروائی کریگی تو یقیناً وہ لوگ اسکے سخت دشمن ہو جاینگے اور گو وہ فوراً اس قابل نہ ہون کہ اپنی مخالفت کا اثر دکہا دین لیکن یہہ بات تو ہو نہین سکتی کہ ہمیشہ ایک تردد کا وقت آئیگا پس اسی کے ساتھہ اونکا موقع بھی آجائیگا۔ تمام باتون کو عمدہ اور مفید پہلو پر سوچین تب ہی یہہ ظاہر ہے کہ اگر اسلام دشمن رہا تو یہہ وہم بھی کرنا ہمیشہ کے لئے ناممکن ہو جائیگا کہ ہم اپنی حکومت مین اور ہندوستان کی خلایق مین میل اور موافقت پیدا کر دینگے۔ وہ لوگ اپنا حامی اور پیشوا اور جگہ تلاش کرینگے۔ روس مین یا ممکن ہے کہ جرمن مین بلکہ فرانس مین بھی جبکہ ہماری تعلقات مصر پر رشک ہے۔ ایسے پیشوا انہین جیسے کہ ہم لوگ اونکی بہتری کے لئے پیشوا بنتے بلکہ وہ خود اپنے منصوبون کی بہبودی مین ہماری بربادی کے لئے اونکے پیشوا بنجائینگے۔ خلافت ایک ایسا ہتہیار ہے۔ جو ہر ایک ہاتھہ مین جلی طور پر کام دے سکتا ہے یعنی روس کے لئے بغداد مین۔ فرانس کے لئے دمشق مین یا ہالنڈ کے لئے اسکو ایک دن جرمنی کے لئے

© rasailojaraid.com